سلسلۃ المرجان فی اسانید
الشیخ خیر محمد جالندھری قدس سرہ

مولانا ضیاء الرحمٰن جالندھری
جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

راقم الحروف طالبان علوم حدیث کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ پچھلے زمانہ میں احادیث رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں کو حقیقی محبت اور عقیدت تھی۔اور اسانید حدیث کا لوگوں میں خصوصی اہتمام ہوتا تھا اب اس میں کچھ کمی آگئی ہے اس لئے بندہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اپنے نانا اور مادر علمی جامعہ خیر المدارس کے بانی وسرپرست اُستاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ کا سلسلہ سند صحاح ستہ کے مؤلفین تک مع کچھ تفصیل تحریر کرے تاکہ ان کے فیوض وبرکات سے نفع حاصل ہو۔

سب سے پہلے تو سند حدیث اُستاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے لے کر امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ تک درج کی جاتی ہے۔واضح رہے کہ ہمارے حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ کے اور امام الائمہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ۲۱ واسطے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، (۲) حضرت مولانا محمد یٰسین سرہندیؒ، (۳) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، (۴) حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، (۵) حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ، (۶) حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ، (۷) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، (۸) حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ احمد محدث دہلویؒ، (۹) شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنیؒ، (۱۰) شیخ ابوالعرفان ابراہیم بن حسن کردی مدنیؒ، (۱۱) شیخ صفی الدین احمد بن محمد قشاشیؒ، (۱۲) شیخ ابوالمواہب احمد بن علی بن عبدالقدوس شناویؒ، (۱۳) شیخ شمس الدین محمد بن احمد رملی انصاریؒ، (۱۴) شیخ الاسلام ابویحیٰ زین الدین زکریا بن محمد انصاریؒ (۱۵) شیخ ابوالفضل احمد بن علی المعروف حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (۱۶) شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن احمد التنوخیؒ (۱۷) شیخ ابوالعباس احمد بن ابوطالب الحجارؒ (۱۸) شیخ ابوعبداللہ حسین بن المبارک زبیدیؒ، (۱۹) شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسٰی سنجری ہرویؒ (۲۰) شیخ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد الداودیؒ (۲۱)

شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسیؒ (۲۲) شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربریؒ (۲۳) امیر المومنین فی الحدیث سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ۔

امام بخاریؒ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جو حصہ سند ہے وہ صحیح بخاری شریف میں مندرج ہے اور اس میں تبدل اور تغیر آتا رہے گا۔ اور پہلا حصہ سند کا جو کہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے امام بخاریؒ تک کا ہے جس میں کل ۲۳ وسائط ہیں غیر متبدل ہوگا۔

اس سند کو حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے تمام تلامذہ یا تلامذہ کے تلامذہ جو کثیر تعداد میں ہیں بیان کر سکتے ہیں۔ البتہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے علاوہ وہ حضرات جن کی بخاری شریف کی سند کسی اور واسطے سے حضرت شیخ الہندؒ تک پہنچتی ہو ان کو صرف اتنا تغیر و تبدل کرنا ہوگا کہ ان کے استاذ صاحب کی بتائی ہوئی سند حضرت شیخ الہندؒ تک بیان کریں گے یا اس سے کچھ اوپر تک اور اس کے بعد یہی سند چلے گی۔

اسماء الرجال

طالبان علوم نبوت پر واضح ہو کہ اسماء الرجال کا علم نہایت ہی نفیس اور دقیق علم ہے۔ کون شخص ایسا ہے جسے اپنے اکابر کے حالات معلوم کرنے کا شوق نہ ہو۔ یہی اکابر علماء محدثین وفقہاء ہمارے روحانی آباء و مربی ہیں، جسمانی آباء سے ہمیں نعمت وجود ملی.....اور ان روحانی اجداد سے نعمت علم و ایمان اور دولت یقین و عرفان نصیب ہوئی۔ اس لئے قدرتی اور طبعی طور پر بھی ان اکابر سے محبت رکھنا اور ان کے طریقہ پر چلنا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہنا ہمارا فرض ہے اور یہی ہمارا وظیفہ قرار دیا گیا ہے۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر)

واضح رہے، کہ ان سندوں کے رجال تین حصوں پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ طائفہ اولیٰ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے شروع ہو کر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تک اور دوسرا طائفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے اصحاب صحاح تک اور تیسرا طائفہ اصحاب صحاح سے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔ یہ تیسرا طائفہ رواۃ حدیث کا ہے، ان کی پوری تفصیل علم اسماء الرجال میں موجود ہے، جرح و تعدیل، معرفت وغیرہ اسماء سب مفصل مذکور ہے۔ لہٰذا ان حضرات کو چھوڑ کر نیچے کے ہر دو طبقات کے تھوڑے تھوڑے احوال ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں، واضح رہے کہ ان حضرات اکابر کے حالات اور علمی و عملی کارہائے نمایاں کی تفصیل کے لئے تو دفاتر کی ضرورت ہے، یہاں ہم اختصار سے بیان کریں گے۔

(۱) جامع المعقولات والمنقولات اُستاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ

آپؒ کا اسم مبارک خیر محمد، ابو الرشید کنیت، والد ماجد کا نام الٰہی بخشؒ بن خدا بخشؒ۔

حضرتؒ کی ولادت بر مکان ماموں شاہ محمدؒ بمقام عمروال بلہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۵ء میں ہوئی

۱۳۱۲ھ کے اعتبار سے تاریخی نام محمد مظفر، چراغ حق، ضیاء متین ہے۔

حضرتؒ نے قرآن مجید اپنے چک میں مسجد کے امام صاحب حافظ پیر محمدؒ (نابینا) سے پڑھا، اور ابتدائی تعلیم اپنے ماموں شاہ محمد بن شیر محمد جالندھریؒ سے حاصل کی، پھر مختلف مدارس میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، عقائد، علم ہیئت، منطق، فلسفہ، فرائض، معانی وغیرہ کی تحصیل کی۔ اور اس دوران ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں حضرتؒ کا نکاح شریعت کے مطابق تمام برادری کی رسومات سے خالی ہوا۔ اور دورۂ حدیث شریف کیلئے اوائل محرم الحرام ۱۳۳۲ھ میں حضرت مولانا سلطان احمد پشاوریؒ کے ہمراہ مقام بانس بریلی مدرسہ اشاعت العلوم میں داخلہ لیا، اور حضرتؒ نے یہاں حضرت مولانا محمد یٰسین سرہندیؒ، حضرت مولانا سلطان احمد پشاوریؒ، حضرت مولانا سلطان احمد بریلیؒ اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن سلطان پوریؒ (داماد مولانا یٰسین سرہندیؒ) جیسے حضرات سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ اور کتب احادیث حضرت مولانا محمد یٰسین سرہندیؒ اور حضرت مولانا سلطان احمد پشاوریؒ سے پڑھی۔ مذکورہ دونوں حضرات حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد تھے۔ حضرتؒ نے بخاری شریف حضرت مولانا محمد یٰسین سرہندیؒ سے پڑھی حضرتؒ نے شعبان المعظم ۱۳۳۵ھ میں سندِ فراغ حاصل کی۔ اور سندِ فراغ وسندِ تکمیل حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے صاحبزادے اُستاذ الحدیث حضرت مولانا محمد احمد قاسمیؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے مشترک ہاتھوں سے عطا ہوئی، حضرتؒ کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے روایت حدیث کی اجازت حاصل تھی۔

حضرتؒ نے مختلف اوقات میں مدرسہ اشاعت العلوم بریلی، مدرسہ احیاء الاسلام صادق گنج ضلع بہاولنگر، مدرسہ فیض محمدی جالندھر میں ہر فن میں تدریس کی۔ پھر مسجد عالمگیر جالندھر شہر بازار اٹاری میں ایک ادارہ قائم کیا جس کی بنیاد بروز دوشنبہ ۱۹ شوال المکرم ۱۳۴۹ھ بمطابق ۹ مارچ ۱۹۳۱ء میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے رکھی۔ اس ادارے کا نام بھی خود حضرت تھانویؒ نے ''خیر المدارس'' تجویز فرمایا۔ اور ابتداء ہی سے تمام فنون کی کتابیں شروع کی گئیں۔ قیام پاکستان کے بعد بروز چہارشنبہ ۲۲/ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ بمطابق ۸/۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء ملتان شہر میں مدرسہ خیر المدارس کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیمل پوریؒ (سابق اُستاذ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور) اور دیگر حضرات مدرسین کو بلا کر توکلاً علی اللہ مدرسہ کا کام شروع کیا گیا، حضرتؒ نے اپنی زندگی میں تقریباً ۲۵ سال صحیح بخاری شریف کا درس دیا۔

بیعت کا تعلق پہلے حضرت حافظ محمد صالح صاحب رائے پوریؒ (خلیفہ حضرت گنگوہیؒ ومہتمم مدرسہ رشیدیہ نکودر ضلع جالندھر) سے تھا، پھر حکیم الامت حضرت تھانویؒ سے رہا جن سے آپؒ کو تمام سلسلوں (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، اور سہروردیہ) میں بیعت وتلقین کی اجازت بھی حاصل تھی۔

حضرتؒ نے دو حج ادا کیے، پہلے حج کے لئے بروز سہ شنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ کو کراچی سے رُخصت ہوئے، حضرتؒ کو رُخصت کرنے والوں میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور حضرتؒ کے خادمِ خاص حضرت مولانا آفتاب احمد صاحبؒ (مدینہ منورہ) تھے۔ حضرتؒ نے دوسرے حج کے لئے شوال ۱۳۸۰ھ کو سفر فرمایا۔

بالآخر خیر کا یہ آفتاب بروز پنجشنبہ ۲۰/ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲۲/ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو اپنے خیر کے ساتھ غروب ہو گیا، حضرتؒ کی نمازِ جنازہ قلعہ کہنہ قاسم باغ (ملتان) پر ادا کی گئی، نمازِ جنازہ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی ؒ (تلمیذ خاص امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ) نے پڑھائی اور کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔

جامعہ خیر المدارس کے دارالحدیث کے متصل ذاتی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ جس کو اب ''مقبرۃ الخیر'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس مقبرۃ الخیر میں سب سے پہلے آپ ہی کی تدفین عمل میں آئی۔

آپؒ نے یکے بعد دیگرے تین نکاح کیے جن سے آپؒ کے ہاں پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ لڑکوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ مولانا حافظ ابوسعید رشید احمد جالندھریؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالحق جالندھریؒ، انوار الحق جالندھریؒ (لاولد)، منظور الحق جالندھریؒ (لاولد)۔

(۲) حضرت مولانا محمد یٰسین سرہندی نور اللہ مرقدہ

آپؒ سرزمین سرہند کے قریب ایک بستی کے رہنے والے تھے، آپؒ کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ آپؒ نے اولاً مولانا احمد حسن کانپوریؒ (تلمیذ مفتی لطف اللہ علی گڑھیؒ) سے پڑھا۔ پھر دارالعلوم دیوبند تشریف لے گے جہاں آپؒ نے دورۂ حدیث شریف تک کی تعلیم مکمل کی اور حضرت شیخ الہندؒ سے حدیث شریف پڑھ کر سند فراغ حاصل کی، یہ حضرت شیخ الہندؒ کی صدارت کا ابتدائی دور تھا۔

فراغت کے بعد پہلے مدرسہ فیض عام کانپور میں درس دیا، پھر ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۵ء میں بریلی چلے گئے، وہاں مدرسہ اشاعت العلوم قائم کیا، نہایت نیک سیرت اور بے حد صاف گو عالم تھے، ساری عمر درس و تدریس میں گزاری، بالخصوص حدیث شریف کا درس ہمیشہ دیا، روہیل کھنڈ میں ان کا علمی فیض مدتوں جاری رہا اور آج بھی ان کا جاری کیا ہوا مدرسہ تشنگان علوم کو سیراب کر رہا ہے۔ آپؒ کے تلامذہ کی کثیر تعداد تھی جنہوں نے آپؒ سے حدیث شریف کا فیض حاصل کیا جن میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد ذکر اللہ جالندھریؒ اور بقول آپؒ کے صاحبزادہ کے مولانا احمد رضا خان بریلوی نے آپؒ سے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھی تھیں اور مولانا کو بڑے ادب آمیز لہجہ میں خطوط بھی لکھا کرتے تھے، جو آپؒ کے صاحبزادے مولانا عبدالرشید سرہندیؒ کے پاس موجود ہیں۔

حضرت سرہندیؒ نے شب جمعرات ۹ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ میں وفات پائی اور بریلی ہی میں جسے حضرت نے وطن بنا لیا تھا، اپنے مدرسہ ہی میں دفن ہوئے۔

(۳) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن عثمانی دیو بندی نور اللہ مرقدہ

حضرت شیخ الہندؒ نسباً عثمانی اموی اور مسلکاً حنفی دیو بندی تھے۔

آپؒ کی ولادت بریلی شہر میں مولانا ذوالفقار علی بن شیخ فتح علی عثمانی دیو بندیؒ کے گھر میں ۱۲۶۸ھ میں ہوئی، محمود حسن نام رکھا گیا، اور تاریخی نام "ولدِ ذوالفقار علی" ہے۔

آپؒ نے نشو و نما دیو بند میں پائی، قرآن مجید کا اکثر حصہ میاں جی منگوری صاحبؒ سے پڑھا اور باقی میاں جی مولوی عبداللطیف صاحبؒ سے پڑھا اور فارسی کی ابتدائی کتابیں بھی انہیں سے پڑھیں۔ اس کے بعد فارسی اور عربی کی ابتدائی کتب اپنے چچا بزرگوار مشہور اُستاذ مولوی مہتاب علی دیو بندیؒ سے تحصیل فرمائی، ابھی آپؒ قدوری اور شرح تہذیب پڑھ رہے تھے کہ دیو بند میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرات نے بروز پنجشنبہ ۱۵/ محرام الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰/ مئی ۱۸۶۶ء عربی مدرسہ (دار العلوم دیو بند) قائم کر دیا آپؒ نے باقی تعلیم دار العلوم دیو بند ہی میں مکمل کی اس مدرسہ کے سب سے پہلے استاذ مولانا ملا محمود دیو بندیؒ (تلمیذ شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ) تھے اور سب سے پہلے شاگرد یہی محمود حسن تھے (جو بعد میں شیخ الہندؒ کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں) یہاں آپؒ نے تمام کتب عربیہ کی تکمیل کی، سوائے حدیث شریف اور بعض دیگر کتب کے۔ ۱۲۸۶ھ میں آپؒ اپنے فخر زمانہ استاذ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے صحاح ستہ اور اس کے علاوہ احادیث کی کتب اور بعض دیگر کتب بھی پڑھیں، اس وقت حضرت نانوتویؒ میرٹھ میں قیام پزیر تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کو حضرت نانوتویؒ کے علاوہ شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ، حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے بھی روایت حدیث کی اجازت حاصل تھی۔

حضرت شیخ الہندؒ تحصیل علوم سے فراغت پانے سے پہلے ہی ۱۲۸۸ھ میں معین المدرسین کی حیثیت سے مختلف کتب کی تعلیم دے رہے تھے اور فراغتِ تحصیل کے بعد تو باقاعدہ مدرسین کی فہرست میں شمار ہوئے اور ۱۲۹۲ھ میں بمشاہرہ ۱۵ روپے پر مدرس مقرر ہوئے۔ آپؒ نے ابتدائی کتب کے علاوہ ۱۲۹۳ھ میں صحاح ستہ کی نہایت مشکل اور اہم کتاب ترمذی شریف مع مشکوٰۃ شریف کا درس دیا پھر ۱۲۹۵ھ میں صحاح ستہ کی دیگر کتب کے علاوہ سب سے بڑی اور "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" بخاری شریف بھی آپؒ نے پڑھائی۔ پھر حضرت شیخ الہندؒ کا ۱۳۰۵ھ میں دار العلوم دیو بند کے تیسرے صدر مدرس کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ حضرت شیخ الہندؒ نے دار العلوم دیو بند میں تقریباً ۴۱ سال حدیث شریف کا درس دیا۔ تلامذہ کی ایک کثیر تعداد نے آپؒ سے حدیث شریف پڑھی، جن میں مولانا محمد یٰسین سرہندیؒ، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا عزیر گل پشاوریؒ حضرات تھے۔ (بعض لوگ مولانا عزیر گل پشاوریؒ سے حدیث کی سند غلط بیان کرتے ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ مولانا عزیر گل صاحبؒ کو حدیث کی

اجازت ہے شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ سے یا مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ سے ہے، حالانکہ شاہ صاحبؒ کی وفات ۱۲۹۶ھ کی ہے اور وفات سے کافی عرصہ پہلے مدینہ منورہ منتقل ہو چکے تھے اور مولانا سہارنپوریؒ کی وفات ۱۲۹۷ھ کی ہے اور مولانا عزیر گل صاحبؒ کی ولادت ۱۳۱۰ھ کی ہے اس سے واضح ہوا کہ مولانا عزیر گل صاحبؒ کو ان حضرات سے اجازت حدیث نہیں ہے بلکہ ان کے درمیان میں حضرت شیخ الہندؒ کا واسطہ ہے۔)

حضرت شیخ الہندؒ کافی عرصے سے علیل تھے اور اس وقت دہلی میں تشریف فرما تھے جہاں مرض اور ضعف میں اور اضافہ ہو گیا، اور بروز منگل ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کو دہلی میں وصال ہوا۔ آپؒ کی میت کو دہلی سے دیوبند لایا گیا۔ جہاں آپؒ کے چھوٹے بھائی اُستاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حکیم محمد حسن عثمانی دیوبندیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مسلمانوں کے ایک جم غفیر نے نماز جنازہ پڑھی، اور اپنے استاذ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

۲۲ سال کی عمر میں آپؒ کے والد نے آپؒ کی شادی منشی فہیم الدین عثمانی دیوبندیؒ کی صاحبزادی سے شادی کی جن سے آپؒ کے ہاں ایک صاحبزادہ اور کئی صاحبزادیاں کمسنی میں وفات پا گئیں۔ ان کے بعد چار صاحبزادیاں اور ہوئیں اور ان سب کی شادی اپنی حیات میں آپؒ نے کی۔

(۴) حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ

آپؒ خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی اولاد سے تھے۔ آپؒ کے خاندان کے اکثر افراد نانوتہ ہی میں مقیم تھے۔

حضرت نانوتویؒ شعبان ۱۲۴۸ھ میں شیخ اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاؤالدین بن محمد فتح صدیقی نانوتویؒ کے گھر پیدا ہوئے۔

پہلے آپؒ نے قرآن مجید یاد کیا پھر عربی و فارسی کی ابتدائی کتب شیخ نہال احمد دیوبندیؒ (جد امجد مولانا ظفر احمد عثمانیؒ) اور مولانا محمد نواز سہانپوریؒ سے پڑھیں اور کچھ ابتدائی کتب مولانا مملوک علی نانوتویؒ سے پڑھی۔ اور کتب احادیث حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ اور حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ سے پڑھیں، بخاری شریف حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ سے پڑھی۔ ان کے علاوہ آپؒ کو حضرت شاہ احمد سعید مجددی محدث دہلوی ثم مدنیؒ سے بھی اجازت حدیث حاصل ہے۔

آپؒ نے بروز پنجشنبہ ۱۵ محرام الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو دارالعلوم دیوبند قائم فرمایا جس کا فیض اس وقت پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ (نوٹ: بعض حضرات یکم جون ۱۸۶۶ء لکھتے ہیں جو کہ غلط ہے)

آپؒ نے مختلف مقام پر مختلف اوقات میں خوش نصیب لوگوں کو حدیث شریف پڑھائی جن میں حضرت شیخ الہندؒ آپؒ کے تلامذہ میں سے ایک نمونہ ہے۔

حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کو فالج کا حملہ ہوا حضرت نانوتویؒ اپنے استاذ محترم کی خیریت معلوم کرنے

سبب سہانپور تشریف لے گئے واپس پر طبیعت علیل ہوگئی چار پانچ دن آپ علیل رہے آخر مالک کائنات کو یہی منظور تھا آخر کار زندگی کی ۴۹ بہارے دیکھ کر پنجشنبہ کے روز ۴/ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ کو نماز ظہر کے بعد محدث وقت بانی و سرپرست دارالعلوم دیوبند ہزاروں سوگواروں کو چھوڑ کر اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے۔

حضرت نانوتویؒ کی شادی شیخ کرامت حسین عثمانی دیوبندیؒ کی صاحبزادی اور شیخ نہال احمد عثمانی دیوبندیؒ کی بہن ام رحم سے ہوئی جن سے آپؒ کے دو صاحبزادے (۱) محمد احمدؒ (۲) محمد ہاشمؒ اور تین صاحبزادیاں ہوئیں۔

(۵) امام المحدث حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ

آپؒ حضرت شاہ ابوسعید مجددی محدث دہلویؒ کے صاحبزادے ہے اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کی اولاد میں سے تھے نسباً فاروقی مسلکاً حنفی تھے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی ولادت دہلی شہر میں ماہ شعبان ۱۲۳۵ھ میں شاہ ابوسعید بن صفی القدر بن عزیز القدر مجددیؒ کے گھر میں ہوئی۔ آپؒ نے قرآن مجید حفظ کیا اور اصرف ونحو اور عربی کی ابتدائی کتب مولانا حبیب اللہ دہلویؒ سے پڑھیں۔ اور حدیث شریف میں مشکوۃ شریف شاہ مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ سے بخاری شریف حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ سے اور باقی کتب احادیث اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ اور حرمین شریفین حاضر ہوئے ، حج وزیارت سے مشرف ہوئے اور وہاں شیخ محمد عابد سندھیؒ سے بخاری شریف پڑھی۔ اس کے علاوہ آپؒ کو ابوزاہد اسمٰعیل بن ادریس رومیؒ سے بھی سند حدیث حاصل کی۔ پھر ہندوستان واپس ہوکر درس حدیث وافادہ میں مشغول ہوئے ، آپؒ سے بکثرت علماء نے استفادہ کیا۔ آپؒ ہی سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ، مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ ، مولانا ملا محمود دیوبندیؒ وغیرہ نے حدیث پڑھی۔

قیام مدینہ منورہ میں بھی کثیر علماء آپؒ کے علوم ظاہری وباطنی سے فیض یاب ہوئے ، آپ سے سند حدیث حاصل کرتے اور بیعت ہوکر خاندان نقشبندیہ میں داخل ہوکر سعادت دارین حاصل کرتے تھے۔

آپؒ نے بروز بدھ ۶/ محرام الحرام ۱۲۹۶ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(۶) محدث ہند حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ

آپؒ شیخ محمد افضل دہلویؒ کے بڑے فرزند اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے نواسے اور ممتاز شاگرد تھے ، نسباً فاروقی اور مسلکاً حنفی تھے۔

آپؒ ۱۱۹۶ھ میں دہلی میں شیخ محمد افضل بن احمد اسمٰعیل بن منصور دہلویؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ اور اپنے نانا ہی کی گود میں پلے اور بڑھے۔ آپؒ نے صرف ونحو کی ابتدائی کتب حضرت مولانا عبدالحی بن ہبۃ اللہ بڈھانویؒ سے پڑھیں اور دوسری تمام درسی کتابیں حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ سے پڑھیں اور حدیث شریف کی تمام کتب بھی قراۃً انہی سے پڑھیں۔ پھر ان

کی اجازت اپنے نانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے حاصل کی۔ پھر ۱۲۴۰ھ میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج وزیارت سے فارغ ہوئے پھر شیخ عمر بن عبدالکریم مکیؒ سے حدیث کی سند لی اور پھر ہندوستان لوٹ آئے۔ آپؒ زیارت حرمین شریفین سے واپسی ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں اپنے نانا کی موجودگی میں حدیث شریف کا درس دینا شروع کیا۔ یہاں تک کے آپؒ اپنے چھوٹے بھائی شاہ محمد یعقوب محدث دہلوی ثم مکیؒ اور دوسرے متعلقین کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف ہجرت کی۔ آپؒ سے ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد حدیث شریف پڑھنے والوں کی تعداد سینکڑوں ہیں جن میں حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ، حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ، مظہر علوم حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ اور آپؒ کے داماد حضرت شاہ عبدالقیوم بڈھانویؒ وغیرہ حضرات تھے۔

آپؒ نے بروز پیر ۲۶/رجب المرجب ۱۲۶۲ھ میں روزہ کی حالت میں عام وبائی مرض میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی، اور ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مزار کے پاس معلاۃ قبرستان میں دفن کئے گئے۔

(۷) سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ

آپؒ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی دوسری اہلیہ محترمہ کے بڑے صاحبزادے ہے آپؒ مراد نبی حضرت سیدنا عمر بن الخطابؓ کی اولاد سے ہے۔

آپؒ کی ولادت بروز بدھ ۲۵/رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے، آپؒ کا تاریخی نام "غلام حلیم" نکلتا ہے۔ آپؒ نے قرآن مجید اور فارسی پڑھنے کے بعد عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحبؒ کے بعض شاگردوں سے پائی اور حدیث وفقہ اپنے والد صاحبؒ سے پڑھی۔ ابھی آپؒ کی عمر ۱۷ سال کی ہوئی تھی تو آپؒ کے والد ماجدؒ وفات پاگئے تو باقی علوم کی تکمیل والد صاحبؒ کے تلامذہ خاص کی۔

آپؒ اپنے والدؒ کے بڑے فرزند تھے اور علم وفضل میں بھی سب سے ممتاز تھے، لہٰذا مسند درس وخلافت ان ہی کے سپرد ہوئی۔ آپؒ سے باکمال تلامذہ نے حدیث کا فیض پایا جن میں آپؒ کے تینوں بھائی شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ، شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ، شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ، بھتیجے شاہ محمد اسمٰعیل دہلویؒ وشاہ مخصوص اللہ دہلویؒ، داماد مولانا عبدالحی بڈھانویؒ، نواسے شاہ محمد اسحٰق دہلویؒ وشاہ محمد یعقوب دہلویؒ، مفتی الٰہی بخش کاندھلویؒ، مولانا رشید الدین کشمیریؒ وغیرہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

ہندوستان کا یہ آفتاب علم وحکمت زندگی کی ۸۰ بہارے گزار کر بروز اتوار ۷/شوال المکرم ۱۲۳۹ھ میں فجر کی نماز کے بعد وفات پائی اور اپنے والد ماجدؒ کے قریب تدفین ہوئی۔

آپؒ کی شادی مولانا نوراللہ صدیقی بڈھانویؒ کی بیٹی سے ہوئی جن سے آپؒ کی کوئی اولاد نرینہ پیدا نہ ہوئی صرف تین صاحبزادیاں تھیں۔ پہلی بیٹی کا عقد شاہ محمد عیسیٰ بن شاہ رفیع الدین سے ہوا، دوسری کا عقد شیخ محمد افضل دہلویؒ سے ہوا،

تیسری کا عقد مولانا عبدالحی بڈھانویؒ سے ہوا۔

(۸) حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وفات ۸۰ سال بعد اور مغل بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیرؒ کی وفات سے ۴ سال قبل اس دنیا میں تشریف لائے آپؒ حضرت سیدنا عمر بن الخطابؓ کی ۱۳۱ ویں پشت میں تھے اور شاہ عبدالرحیم بن وجیہہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود محدث دہلویؒ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت شاہ صاحبؒ اپنے ننھیال قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں بوقت طلوع آفتاب کے بروز بدھ ۴/ شوال المکرم ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے آپ کا احمد نام رکھا گیا شاہ ولی اللہ عرف ہے اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے عقیدت کی بنا پر قطب الدین کہا جاتا تھا اور تاریخی نام ''ذیشان احمد'' ہے۔

آپؒ نے کم عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا پھر فارسی پڑھی بعد ازاں صرف ونحو پڑھی اور پھر تمام درسی کتب والد ماجدؒ سے پڑھ کر فقہ، تصوف، عقائد، اصول اور حدیث کی تکمیل کی پھر امام الحدیث شیخ محمد افضل سیالکوٹیؒ سے حدیث کا درس لیا بلخصوص بخاری شریف مکمل پڑھی بعد ازاں ۱۱۴۳ھ میں حج کے لیے تشریف لے گئے اور حرمین شریفین کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی پھر ہر دو حضرات شیخ ابو طاہر محمد مدنیؒ اور شیخ وفد اللہ مالکی مکیؒ سے حدیث شریف پڑھی اور اجازت حدیث حاصل کی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے بخاری شریف تین حضرات سے مکمل پڑھی ہے جن میں والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلویؒ، شیخ محمد افضل سیالکوٹیؒ، شیخ ابو طاہر محمد مدنیؒ ہیں۔

چودہ برس کی عمر میں شادی ہوئی، ابھی سترہ برس کے تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو مسند درس کو زینت بخشی اور تمام درسی کتب علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تعلیم دی آپؒ سے عرب وعجم کے سینکڑوں لوگوں نے حدیث شریف پڑھی۔ علماء دیوبند کا سلسلۃ الذہب میں حضرت شاہ صاحبؒ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ چند روز خفیف سی بیماری میں مبتلا ہو کر بروز ہفتہ ۲۹/ محرام الحرام ۱۱۷۶ھ میں بوقت ظہر یہ علم و معرفت کا آفتاب جہاں تاب افق دہلی میں ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا اور اپنے پیچھے بے شمار کواکب و نجوم کو چمکتا دمکتا چھوڑ گیا جو اس کی مستعار روشنی سے اب تک منور ہیں۔

آپؒ نے یک بعد دیگرے دو نکاح کئے ان سے آپؒ کو اللہ رب العزت نے پانچ فرزند عطاء فرمائے جن کے نام علی الترتیب یہ ہیں۔ (۱) شاہ محمد محدث دہلویؒ (۲) شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۳) شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ (۴) شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ (۱) شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ۔

(۹) حضرت شیخ ابو طاہر محمد عبدالسمیع کردی مدنی نوراللہ مرقدہ

محمد عبدالسمیع نام ابو طاہر کنیت اور جمال الدین لقب ہے۔ آپؒ شیخ ابراہیم بن حسن کردی مدنیؒ کے بیٹے ہے۔

آپؒ کی ولادت شب جمعہ ۲۱/رجب المرجب ۱۰۸۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے اساتذہ میں سب سے زیادہ مشہور شخصیت ہیں واکثرھم لہ نفعاً. شیخ ابوطاہر مدنیؒ حضرت شاہ صاحبؒ پر فخر تھا۔فرماتے ہیں کہ شاہ ولی اللہؒ مجھ سے الفاظ حدیث کی روایت حاصل رتے ہیں اور میں ان سے معانی حدیث کا استفادہ کرتا ہوں۔(او کماقال)

شیخ ابوطاہر مدنیؒ نے منقول ومعقول،فروع واصول حدیث وتفسیر اور تصوف وغیرہ اپنے محقق باپ سے پڑھے اور ممتاز علماء میں سے ہوگئے۔والد صاحبؒ کے علاوہ آپؒ نے حدیث میں زیادہ استفادہ شیخ حسن عجمیؒ سے کیا تھا موصوف نے صحاح ستہ کا سماع ان ہی سے کیا تھا۔

شیخ ابوطاہر مدنیؒ بروز پیر ۹/رمضان المبارک ۱۱۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں ۶۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۱۰)حضرت شیخ ابوالعرفان ابراہیم بن حسن کردی مدنی نوراللہ مرقدہ

ابراہیم نام ابوالعرفان کنیت اور برہان الدین لقب ہے۔آپؒ شیخ حسن بن شہاب الدین کردی مدنیؒ کے بیٹے ہے۔

آپؒ کی ولادت شوال ۱۰۲۵ھ میں بلاد شہران جبال کرد میں ہوئی۔والد ماجدؒ کے علاوہ اس عہد کے دیگرنامور علماء سے علوم دینیہ کی تکمیل کی،پھر بغداد میں دو برس قیام کیا اور بڑے بڑے علماء اور مشائخ سے اکتساب فیض کیا پھر چار سال شام میں گزار کر مصر ہوتے ہوئے حرمین پہنچے،یہاں ان کی شیخ احمد صفی الدین قشاشیؒ سے ملاقات ہوگیی اور جب ایک پر دوسرے کے جوہر کھلے تو تعلقات استوار تر ہوتے گئے۔شیخ احمد صفی الدین قشاشیؒ نے ان کو خرقہ پہنایا اور تمام مرویات کی اجازت دی نیز اپنی دختر نیک اختر سے ان کا نکاح کردیا۔

آپؒ سے تحصیل علوم کی خاطر دور دور کے شہروں سے طالبانِ علوم ان کی طرف دوڑے چلے آتے تھے موصوف مسجدِ نبویؐ میں درس دیتے تھے۔آپؒ سے آپؒ کے بیٹوں کے علاوہ کے بہت سے علماء حدیث کا فیض حاصل کیا۔

شیخ ابراہیم بن حسن کردی مدنیؒ بروز جمعہ ۲۸/جمادی الاول ۱۱۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ۷۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۱۱)حضرت شیخ صفی الدین احمد بن محمد قشاشی نوراللہ مرقدہ

احمد نام صفی الدین لقب ہے والد ماجدؒ کا نام محمد بن یونس قشاشی مدنیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ۹۹۱ھ میں بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں دجانہ میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم والد بزرگوار شیخ محمد مدنی قشاشیؒ سے پائی۔پھر مکہ معظمہ آگئے اور بعض علماء کرام سے استفادہ کیا پھر مدینہ منورہ آکر یہاں کے علماء کرام سے استفادہ کیا بعدازاں شیخ احمد بن علی شناویؒ کی صحبت سے ان کا مسلک اور انہی کا طریقہ اختیار کیا ان سے حدیث کی تکمیل کی اور ان ہی کی دختر نیک اختر سے شادی ہوئی ان ہی کے جانشین ہوئے تمام عمر مدینہ منورہ میں حدیث کا درس دیتے

رہے۔آپؒ سے شیخ ابراہیم بن حسن کردی مدنیؒ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور انہی سے تعلیم پائی۔

شیخ صفی الدین احمد بن محمد قشاشیؒ بروز پیر ۱۰۷۱ھ میں مدینہ منورہ میں ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا، اور بقیع میں قبۂ سیدہ حلیمہ سعدیہؓ کے شرقی گوشہ میں دفن ہوئے۔

(۱۲) حضرت شیخ ابوالمواہب احمد بن علی شناوی نور اللہ مرقدہ

احمد نام ابوالمواہب کنیت ہے والد ماجد کا نام علی بن عبدالقدوس شناوی مدنیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت شوال ۹۷۵ھ میں مصر کے مشہور محلہ روح میں ہوئی۔علوم ظاہری کی تکمیل مصر میں کی اور نامور محدث شیخ محمد شمس الدین رملیؒ سے حدیث وفقہ پڑھی، پھر مدینہ منورہ میں سید صبغۃ اللہ بن روح اللہ سندیؒ سے تصوف کے اعمال واشغال کی تعلیم حاصل کی اور علم طریقت کی تکمیل کی، موصوف نے ان کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا۔اس چراغ سے بہت سے حضرات نے روشنی حاصل کی ان میں سے زیادہ مشہور شیخ صفی الدین احمد بن محمد قشاشیؒ ہے۔

شیخ ابوالمواہب احمد بن علی شناوی مدنیؒ بروز شنبہ ۸/ذوالحجہ ۱۰۲۸ھ میں مدینہ منورہ میں ۵۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور بقیع غرقد میں اپنے شیخ سید صبغۃ اللہ سندیؒ کے پہلو میں سپردخاک ہوئے۔

(۱۳) حضرت شیخ شمس الدین محمد بن احمد رملی نور اللہ مرقدہ

محمد نام شمس الدین لقب اور شافعی الصغیر عرف ہے والد ماجد کا نام احمد بن حمزہ رملیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت جمادی الاول ۹۱۹ھ میں منوفہ (مصر) میں ہوئی۔شروع میں قرآن مجید یاد کیا پھر ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار شیخ احمد بن حمزہ رملیؒ سے حاصل کی، حدیث شریف کی سند موصوف کو شیخ ابویحییٰ زین الدین زکریا بن محمد انصاریؒ نے دی۔موصوف والد بزرگوار کی وفات کے بعد مسند درس پر متمکن ہوئے اور اس شان سے تفسیر، حدیث اور فقہ کا درس دیا کہ اُن کے والد کے نامور شاگردان کے حلقۂ درس میں استفادہ کی غرض سے آکر شریک ہوتے تھے۔آپؒ کے شاگردوں میں شیخ ابوالمواہب احمد بن علی شناوی مدنیؒ زیادہ مشہور ہے، جنہوں نے آپؒ سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔

شیخ شمس الدین محمد بن احمد رملیؒ نے ۸۵ سال کی عمر میں بروز یکشنبہ ۱۳/جمادی الاول ۱۰۰۴ھ میں مصر میں وفات پائی۔

(۱۴) حضرت شیخ ابویحییٰ زین الدین زکریا بن محمد الانصاری نور اللہ مرقدہ

زکریا نام ابویحییٰ کنیت شیخ الاسلام اور زین الدین لقب اور نسباً خزرجی انصاری مسلکاً شافعی ہے والد ماجد کا نام محمد بن احمد الانصاریؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ۸۲۳ھ میں سنیکہ جو مصر کا ایک چھوٹا سا شہر ہے، میں ہوئی۔یہی قرآن مجید حفظ کیا، اور ابتدائی تعلیم بھی یہی حاصل کی، شیخ الاسلام نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول اور ادب کی تکمیل اُس دور کے نامور علماء سے کی اور کم وبیش ڈیڑھ سو مشائخ وقت اور محدثین سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی جن میں زیادہ مشہور شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی

ہے۔ شیخ الاسلامؒ کا حلقۂ درس نہایت وسیع تھا۔ ہزاروں طالبانِ حدیث نے موصوف سے استفادہ کیا۔ انہی حضرات میں سے شیخ شمس الدین محمد بن احمد رملیؒ ہے جنہیں آپؒ سے روایت حدیث کی اجازت حاصل ہے۔

شیخ الاسلام ابویحییٰ زین الدین زکریا بن محمد انصاریؒ نے ۱۰۳ سال کی عمر میں بروز سہ شنبہ ۳/ذیقعدہ ۹۲۶ھ میں وفات پائی۔

(۱۵) حضرت شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی نور اللہ مرقدہ

احمد نام ابوالفضل کنیت شہاب الدین لقب اور ابن حجر عرف ہے، والد ماجدؒ کا نام علی بن محمد عسقلانیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت بروز یکشنبہ ۲۳/شعبان ۷۷۳ھ میں ہوئی۔ اور نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا، اور ابتدائی تعلیم بعض اکابر علماء کرام سے حاصل کی، اور پھر اپنے استاد مسند قاہرہ شیخ ابواسحٰق ابراہیم تنوخیؒ سے حدیث شریف پڑھی اور ان سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔

تدریس کے لئے آپؒ نے مدرسہ شیخونیہ، مدرسہ جمالیہ، مدرسہ مویدیہ جدیدہ، مدرسہ صلاحیہ میں حدیث کا درس دیا اور جامع ازہر (مصر) میں عہدۂ خطابت پر بھی مامور رہے۔ آپؒ سے ہزاروں طالبانِ حدیث نے استفادہ کیا اور روایت حدیث کی اجازت حاصل کی انہی میں سے شیخ الاسلام زین الدین زکریا بن محمد انصاریؒ ہے جو آپؒ کے ممتاز شاگردوں میں تھے۔

شیخ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ۷۹ سال کی عمر میں بروز شنبہ ۲۸/ذوالحجہ ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔

(۱۶) حضرت شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن احمد التنوخی نور اللہ مرقدہ

ابراہیم نام ابواسحٰق کنیت زین الدین اور برہان الدین لقب ہے، والد ماجدؒ کا نام احمد بن عبدالواحد التنوخی ثم الشامیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ۷۰۹ھ میں ہوئی۔ اور تعلیم و تربیت دمشق میں پائی، قرأت کی تکمیل برہان الدین جعبریؒ کی اور کثیر علماء کرام سے استفادہ کیا اور شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی طالب الحجارؒ سے موصوف نے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔ آپؒ سے کثیر طالبانِ حدیث نے استفادہ کیا اور روایت حدیث کی اجازت حاصل کی انہی میں سے ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ہے جو آپؒ کے ممتاز شاگردوں میں تھے۔

شیخ ابواسحٰق ابراہیم زین الدین بن احمد التنوخیؒ نے ۹۱ سال کی عمر میں بروز سہ شنبہ ۸/جمادی الثانی ۸۰۰ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

(۱۷) حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب الحجار نور اللہ مرقدہ

احمد نام ابوالعباس کنیت شہاب الدین لقب ابن الشحنہ اور الحجار عرف ہے، والد ماجدؒ کا نام ابی طالب بن نعمۃ مقرنی ثم

الصالحیؒ ہے۔

آپؒ کی ۶۲۴ھ سے قبل پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں ہی حاصل کی، اور اکابر علماء کرام سے استفادہ کیا اور پھر دمشق میں شیخ ابوعبداللہ سراج الدین حسین بن المبارک الزبیدی حنفیؒ سے موصوف نے صحیح بخاری کا سماع کیا اور روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔

آپؒ سے لاتعداد طالبانِ حدیث نے صحیح بخاری کا درس لیا اور روایت حدیث کی اجازت حاصل کی آپؒ سے علم حدیث میں جن حضرات نے استفادہ کیا ان میں شیخ ابواسحٰق ابراہیم زین الدین بن احمد التنوخیؒ سرِ فہرست ہے جو آپؒ کے ممتاز شاگردوں میں تھے۔

شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی طالب الحجارؒ نے بروز دوشنبہ ۲۵/ صفر المظفر ۷۳۰ھ میں دمشق میں عصر کے وقت روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی، اور خانقاہ رومی میں جامع الاخرم کے پاس سپرد خاک کئے گئے۔

(۱۸) حضرت شیخ ابوعبداللہ حسین بن المبارک الزبیدی نوراللہ مرقدہ

حسین نام ابوعبداللہ کنیت سراج الدین لقب ابن الزبیدی عرف ہے، والد ماجدؒ کا نام مبارک بن محمد الزبیدی حنفی ہے۔

آپؒ کی ولادت ۵۴۵ھ میں ہوئی۔ پہلے قرآن مجید مختلف قراأتوں سے پڑھا اور پھر علوم وفنون کی تحصیل کی اور کثیر علماء کرام سے استفادہ کیا جن میں آپؒ کے دادا شیخ محمد بن یحیٰی زبیدی حنفیؒ اور شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسٰی السجزیؒ آپؒ کے استاذوں میں زیادہ مشہور ہیں۔ اور آپؒ کو شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسٰی السجزیؒ سے روایت حدیث کی اجازت بھی حاصل ہے۔

موصوف نے بغداد، دمشق، حلب وغیرہ شہروں میں حدیث کا درس دیا بہت سے لوگوں نے ان سے سُنا اور ان سے حفاظ وغیرہ کی بڑی جماعت نے جن میں حافظ دبیثی اور ضیاء الدین بھی ہیں روایت کی، اور آخری شخص ان سے روایت کرنے والے شیخ ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی طالب الحجار الصالحیؒ ہیں جنھوں نے ان سے صحیح بخاری وغیرہ کا سماع کیا تھا۔

شیخ ابوعبداللہ حسین بن المبارک الزبیدی حنفیؒ نے بروز دوشنبہ ۲۳/ صفر المظفر ۶۳۱ھ میں بغداد میں وفات پائی، اور جامع منصور (بغداد) میں دفن کئے گئے۔

(۱۹) حضرت شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسٰی السجزی نوراللہ مرقدہ

عبدالاول نام ابوالوقت کنیت ہے، والد ماجدؒ کا نام عیسٰی بن شعیب السجزیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ۴۵۸ھ میں ہوئی، آپؒ نے تعلیم وتربیت ہرات میں پائی۔ اور پھر موصوف نے ہرات میں محدث

شیخ ابوالحسن جمال الاسلام عبدالرحمٰن بن محمد الداودیؒ وغیرہ سے صحیح بخاری، مسند دارمی، اور منتخب عبد بن حمید وغیرہ کا سماع کیا۔ اوران سے روایت حدیث کی اجازت بھی حاصل ہے۔ آپؒ سے کثیر تعداد میں طالبانِ حدیث نے حدیث کا درس یا اور روایت حدیث کی اجازت حاصل کی آپؒ سے علم حدیث میں جن حضرات نے استفادہ کیا ان میں شیخ ابوعبداللہ حسین بن المبارک الزبیدی حنفیؒ زیادہ مشہور ہے جو آپؒ کے ممتاز شاگردوں میں تھے۔

شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ السجزیؒ نے شب سہ شنبہ ۶/ ذیقعدہ ۵۵۲ھ میں وفات پائی، اور دوسرے دن شونیزیہ میں دفن کیے گئے۔

(۲۰) حضرت شیخ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد الداودی نوراللہ مرقدہ

عبدالرحمٰن نام ابوالحسن کنیت جمال الاسلام لقب ہے، والد ماجدؒ کا نام محمد بن المظفر الداودیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ربیع الاول ۳۷۴ھ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم آپؒ اپنے وطن میں ہی پائی۔ پھر موصوف نے مختلف اوقات میں اکابر علماء کرام سے استفادہ کیا صحیح بخاری محدث شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد السرخسیؒ سے پڑھی اوران سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔ پھر درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور ارشاد وتبلیغ میں مصروف ہوگئے۔ آپؒ سے ایک جماعت نے صحیح بخاری کو روایت کیا ہے ان میں سے آخری راوی شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ السجزیؒ ہیں اور یہ نیکی اور تقوے کی صفات سے متصف تھے۔

شیخ ابوالحسن جمال الاسلام عبدالرحمٰن بن محمد الداودیؒ نے ۹۴ سال کی عمر میں شوال ۴۶۷ھ میں رحلت فرمائی اور بوشنج میں دفن کیے گئے۔

(۲۱) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد السرخسی نوراللہ مرقدہ

عبداللہ نام ابومحمد کنیت ہے، والد ماجدؒ کا نام احمد بن حمویہ السرخسیؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ۲۹۳ھ میں ہوئی، اور ابتدائی تعلیم آپؒ اپنے وطن میں ہی پائی، اور اُس عہد کے اکابر محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر موصوف نے صحیح بخاری محدث شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربریؒ سے پڑھی اوران سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔

آپؒ سے بہت سے حضرات نے صحیح بخاری کو روایت کیا ہے ان میں سے شیخ ابوالحسن جمال الاسلام عبدالرحمٰن بن محمد لداودیؒ ہیں جو زیادہ مشہور ہیں۔ اور آپؒ کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتا ہیں۔

شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد السرخسیؒ نے ۸۰ سال کی عمر میں ذوالحجہ ۳۷۳ھ میں دفات پائی۔

(۲۲) حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربری نوراللہ مرقدہ

محمد نام ابوعبداللہ کنیت ہے، والد ماجدؒ کا نام یوسف بن مطر الفربریؒ ہے۔

آپؒ کی ولادت ۲۳۱ھ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اور علوم دینیہ کی تحصیل کی اور حدیثوں کا سماع ارباب کمال سے کیا۔ پھر موصوف نے امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا امام بخاریؒ سے صحیح بخاری کا دو مرتبہ سماع کیا، اور ان سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔

آپؒ سے بہت سے حضرات نے صحیح بخاری کو پڑھا اور روایت کیا ہے ان میں شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد السرخسیؒ، شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن احمد مستملیؒ، شیخ ابوالہیثم محمد بن مکی کشمیہنیؒ، اور شیخ ابولقمان یحییٰ بن عمار ختلائی ہیں۔ اور ان کا آپؒ کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتا ہیں۔

شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربریؒ نے ۸۹ سال کی عمر میں بروز یکشنبہ ۳/شوال ۳۲۰ھ میں وفات پائی

(۲۳) حضرت سیدنا محمد بن اسمٰعیل امام بخاری نوراللہ مرقدہ

امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا امام بخاریؒ کا اسم مبارک محمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے، والد ماجدؒ کا اسم گرامی اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہؒ البخاری ہے۔

آپؒ کی ولادت ۱۳/شوال ۱۹۴ھ میں بعد نماز جمعہ ہوئی، ابتدائی تعلیم کی تحصیل اپنے علاقہ ہی میں کی، پھر موصوف نے ۱۶ سال کی عمر میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ امام بخاریؒ تحصیل علم وحدیث وفقہ کے لیے مختلف دور دراز شہروں میں پہونچے ہیں اور بڑے بڑے محدثین وفقہا سے علم حاصل کیا ہے۔ ابلخ گئے اور مکی بن ابراہیمؒ کے شاگرد ہوئے جو امام اعظمؒ کے تلمیذ خاص تھے۔ ان سے گیارہ احادیث ثلاثی امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہیں۔ بغداد میں معلیٰ بن منصور کے شاگرد ہوئے جو بقول امام احمدؒ، امام صاحبؒ، امام ابویوسفؒ وامام محمدؒ کے اصحاب وتلامیذ سے تھے۔ امام یحییٰ بن سعید القطانؒ (تلمیذ امام اعظمؒ) کے تلمیذ خاص امام احمدؒ اور علی بن المدینیؒ کے شاگرد ہوئے اور جیسا کہ بخاری میں علی بن المدینیؒ سے بہ کثرت روایات ہیں۔

بصرہ پہنچ کر ابوعاصم النبیل الضحاکؒ کے شاگرد ہوئے جن سے امام بخاریؒ نے چھ روایات اعلیٰ درجہ کی روایت کی ہیں جو ثلاثیات کہلاتی ہیں یہ ابوعاصمؒ بھی امام صاحبؒ کے تلمیذ خاص بلکہ شرکا تدوین فقہ حنفی میں سے ہیں۔

ان کے علاوہ تین ثلاثیات امام بخاریؒ نے محمد بن عبداللہ انصاریؒ سے روایت کی ہیں۔ جو بتصریح خطیب بغدادیؒ امام ابویوسفؒ وامام محمدؒ کے تلمیذ اور حنفی تھے۔

آپؒ سے کثیر تعداد نے صحیح بخاری کو پڑھا اور روایت کیا ہے ان میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربریؒ ہے، اور آپؒ کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتا ہیں۔

امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا امام بخاریؒ نے ۶۲ سال کی عمر میں بروز جمعہ یکم/شوال ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔

☆......☆......☆